روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 15 ستمبر 2006ء 21 شعبان 1427 ہجری 15 تبوک 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 208

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادر ہے کہ قرآن شریف نے وحی اور الہام کی سنت قدیمہ پر قانون قدرت سے گواہی لانے کے لئے ایک اور مقام میں بھی اسی قسم کی قسم کھائی ہے اور وہ یہ ہے:۔ ....

یعنی اس آسمان کی قسم ہے جس کی طرف سے بارش آتی ہے اور اس زمین کی قسم ہے جو بارش سے طرح طرح کی سبزیاں نکالتی ہے کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور اس کی وحی ہے اور وہ باطل اور حق میں فیصلہ کرنے والا ہے اور عبث اور بیہودہ نہیں۔ یعنی بے وقت نہیں آیا موسم کے مینہ کی طرح آیا ہے۔

اب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کے ثبوت کے لئے جو اس کی وحی ہے ایک کھلے کھلے قانون قدرت کو قسم کے رنگ میں پیش کیا یعنی قانون قدرت میں ہمیشہ یہ بات مشہود اور مرئی ہے کہ ضرورتوں کے وقت آسمان سے بارش ہوتی ہے اور تمام مدار زمین کی سرسبزی کا آسمان کی بارش پر ہے۔ اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو رفتہ رفتہ کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ پس دراصل زمین کے پانی کا وجود بھی آسمان کی بارش پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے جب کبھی آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین کے کنوؤں کا پانی چڑھ آتا ہے۔ کیوں چڑھ آتا ہے؟ اس کا یہی سبب ہے کہ آسمانی پانی زمین کے پانی کو اوپر کی طرف کھینچتا ہے۔ یہی رشتہ وحی اللہ اور عقل میں ہے۔ وحی اللہ یعنی الہام الٰہی آسمانی پانی ہے اور عقل زمینی پانی ہے اور یہ پانی ہمیشہ آسمانی پانی سے جو الہام ہے تربیت پاتا ہے اور اگر آسمانی پانی یعنی وحی ہونا بند ہو جائے تو یہ زمینی پانی بھی رفتہ رفتہ خشک ہو جاتا ہے کیا اس کے واسطے یہ دلیل کافی نہیں کہ جب ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے اور کوئی الہام یافتہ زمین پر پیدا نہیں ہوتا تو عقلمندوں کی عقلیں نہایت گندی اور خراب ہو جاتی ہیں۔ جیسے زمینی پانی خشک ہو جاتا اور سڑ جاتا ہے۔ اس کے سمجھنے کے لئے اس زمانہ پر ایک نظر ڈالنا کافی ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے اپنا رنگ تمام دنیا میں دکھلا رہا تھا۔ چونکہ اس وقت حضرت مسیح ؑ کے زمانہ کو چھ سو برس گزر گئے تھے اور اس عرصہ میں کوئی الہام یافتہ پیدا نہیں ہوا تھا اس لئے تمام دنیا نے اپنی حالت کو خراب کر دیا تھا ہر ایک ملک کی تاریخیں پکار پکار کر کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مگر آپ ؐ کے ظہور سے پہلے تمام دنیا میں خیالات فاسدہ پھیل گئے تھے۔ ایسا کیوں ہوا تھا اور اس کا کیا سبب تھا؟ یہی تو تھا کہ الہام کا سلسلہ مدتوں تک بند ہو گیا تھا۔ آسمانی سلطنت صرف عقل کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس ناقص عقل نے کن کن خرابیوں میں لوگوں کو ڈالا، کیا اس سے کوئی ناواقف بھی ہے۔ دیکھو الہام کا پانی جب مدت تک نہ برسا تو تمام عقلوں کا پانی کیسا خشک ہو گیا۔

سو ان قسموں میں یہی قانون قدرت اللہ تعالیٰ پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم غور کر کے دیکھو کہ کیا خدا کا یہ محکم اور دائمی قانون قدرت نہیں کہ زمین کی تمام سرسبزی کا مدار آسمان کا پانی ہے۔ سو اس پوشیدہ قانون قدرت کے لئے جو الہام الٰہی کا سلسلہ ہے۔ یہ کھلا کھلا قانون قدرت بطور گواہ کے ہے۔ سو اس گواہ سے فائدہ اٹھاؤ اور صرف عقل کو اپنا رہبر مت بناؤ کہ وہ ایسا پانی نہیں جو آسمانی پانی کے سوا موجود رہ سکے۔ جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنوئیں میں اس کا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنوؤں کے پانی کو اوپر چڑھا دیتا ہے۔ ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے خواہ کوئی عقلمند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے۔ مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آ جاتی ہے کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ نخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوت متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔ جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 428)

بیت المقدس کی فتح

مشہور مفسر قرآن اور متکلم اسلام علامہ ابوالحکم عبدالرحمٰن ابن برجان نے آیت قرآنی غلبت الروم سے استنباط کر کے پیشگوئی کی تھی کہ 583ھ میں بیت المقدس دوبارہ فتح ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(ینابیع المودہ جلد3 ص64-65 شیخ سلیمان ابن سیخ ابراہیم۔ طبع دوم مطبع عرفان بیروت)

محترم پیر معین الدین صاحب وفات پاگئے

۞ احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے داماد واقف زندگی اور خادم سلسلہ مکرم ومحترم پیر معین الدین صاحب مورخہ 12 ستمبر 2006ء کو رات دس بجے نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں بعمر تقریباً 81 سال وفات پا گئے۔ اس سے پہلے آپ کو مورخہ 10 ستمبر کو دل کا حملہ ہوا تھا اور آپ کو نیشنل ہسپتال داخل کرایا گیا تھا۔

آپ کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ 13 ستمبر 2006ء کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین قطعہ خاص (برائے نمایاں خدمت کرنے والے احباب) میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔

آپ مورخہ 25 دسمبر 1925ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مکرم ومحترم پیر اکبر علی صاحب آف فیروز پور تھا۔ آپ نے 26۔اکتوبر 1944ء میں جب زندگی وقف کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے تعلیم جاری رکھنے کی ہدایت ہوئی اور آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔ آپ دور طالب علمی سے ہی سوئمنگ اور واٹر پولو کے ماہر کھلاڑی سمجھے جاتے تھے اور آپ اپنے کالج کی سوئمنگ ٹیم کے کپتان بھی رہے۔

ایم ایس سی پاس کرنے کے بعد آپ کا ابتدائی تقرر یکم ستمبر 1949ء کو فضل عمر انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ آپ 12 جنوری 1957ء تک تحریک جدید کے تحت مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے جس کے دوران آپ ٹریننگ کیلئے 30 جنوری 1950ء سے 31 مارچ 1951ء تک انگلینڈ میں مقیم رہے۔ مورخہ 13 جنوری 1957ء کو آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوا۔ اس کی منظوری دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پیر معین الدین صاحب کو جامعۃ المبشرین میں انگریزی پڑھانے پر لگایا جائے۔ آپ

(باقی صفحہ 7 پر)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 400)

قبولیت دعا کی مبارک ساعتیں

حضرت مولوی محمد الیاس خاں (متوفی 1948ء) صوبہ سرحد کے ایک پاک نفس، پیکر صبر و حیا اور صاحب کشف والہام بزرگ تھے جنہیں 1909ء میں چارسدہ میں سب سے پہلے داخل احمدیت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

خان عبدالسلام خاں صاحب مرحوم (متوفی 22 مارچ 1989ء) کے قلم سے حضرت مولوی محمد الیاس خاں کا ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''کوئٹہ میں عموماً آپ کا قیام حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے گھر ہوتا اور کبھی حضرت ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کے گھر پر۔ دن کے وقت شیخ کریم بخش صاحب والد شیخ محمد حنیف صاحب، امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی دوکان پر مجلس لگی رہتی۔ شیخ صاحب کافی غیر احمدی احباب کو بلاتے ....

ایک دفعہ جلسہ سالانہ قادیان جاتے ہوئے جب آپ کوئٹہ میں فروکش ہوئے تو ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے جو امیر جماعت تھے، حضرت مولوی صاحب سے فرمایا۔ کل خطبہ جمعہ آپ دیں اور دوستوں کو قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی تلقین کریں۔ کیونکہ گزشتہ سال کے زلزلہ کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوست مالی تنگی کی وجہ سے کم جائیں گے۔ خاکسار بھی اس خطبہ میں شامل تھا۔ آپ نے خطبہ میں دیگر امور کے علاوہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ایسے زوردار الفاظ میں تحریک فرمائی کہ جس سے احباب جماعت کے دلوں میں جلسہ سالانہ پر جانے کا جوش پیدا ہوا اور کافی دوست جلسہ سالانہ پر گئے۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ محمد الیاس کو چند اہم امور درپیش تھے۔ بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوگی مگر تین شرطوں کے ساتھ۔ پہلی یہ کہ تم بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤ اور تین دن کی ان کی دعوت کرو، رہائش کا انتظام کرو (2) (رفقاء) کرام کو بلاؤ، وہ بھی آئیں (3) خلیفہ وقت کو بھی بلاؤ اور ان سب سے عرض کرو کہ تمہارے لئے رو رو کر دعا کریں۔

میں نے اپنے خدا سے عرض کی میری حقیر حیثیت کو تو خوب جانتا ہے۔ میں تو تین آدمیوں کو تین دن بھی کھانا نہیں دے سکتا اور نہ رہائش کا انتظام کرسکتا ہوں۔ پھر میری حیثیت کیا ہے کہ میں بیس ہزار احمدیوں کو بلاؤں۔ جواب میں لوگ کہیں گے ہمیں فرصت نہیں۔ پھر (رفقاء) کرام اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں کیسے عرض کروں کہ میرے یہ اہم کام ہیں؟ آپ ان امور کی انجام دہی کے لئے رو رو کر خدا سے میرے لئے دعا کریں۔ ممکن ہے جن امور کو میں اہم سمجھتا ہوں وہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رویا کہ اے اللہ یہ شرائط بہت سخت ہیں ....

یہ شرائط میری وسعت سے باہر ہیں، مجھ پر رحم فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد الیاس یہ سب انتظام میں نے تمہارے لئے کر دیا ہے۔ تم قادیان جلسہ سالانہ پر جاؤ۔ وہاں بیس ہزار احمدی بھی آئیں گے۔ (رفقاء) کرام بھی آئیں گے، **خلیفۂ وقت بھی موجود ہوگا۔ ان کی خوراک اور رہائش کا انتظام بھی میں کروں گا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی اور اختتامی دعا میں جب جلسہ سالانہ کے تمام احباب مع خلیفۂ وقت روئیں گے، تم بھی رونا اور اپنا مدعا پیش کرنا میں قبول کروں گا۔**

آپ نے فرمایا۔ میں احباب جماعت سے پوچھتا ہوں۔ کیا یہ سودا دس پندرہ روپے کے لئے واپسی ٹکٹ (Return Ticket) میں مہنگا ہے؟ کیا تم لوگوں کی کوئی ضروریات نہیں ہیں اور تم ہر چیز سے بے نیاز ہو؟ اٹھو اور جلسہ سالانہ پر جانے کی تیاری کرو کہ یہ وقت پھر ایک سال بعد ہاتھ آئے گا۔ کس کو پتا اس وقت کون زندہ ہوگا؟ ایسے سنہری موقع پر اپنے ہاتھ سے گنوانا کہاں کی عقلمندی ہے؟

(''حیات الیاس'' صفحہ 85-87 ناشر ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب انگلینڈ)

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

۞ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں کہ منور احمد کوکب صاحب ابن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب آف دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ کا نکاح مکرمہ نصرت پروین صاحبہ بنت مکرم سعید اللہ صاحب آف ناصر آباد جنوبی ربوہ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد نے مورخہ 28 جون 2006ء کو بیت البرکت دارالعلوم شرقی ربوہ میں پڑھا۔ مورخہ 5/ اگست 2006ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ اگلے دن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم مبشر احمد صاحب زعیم انصار اللہ گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار کے بیٹے مکرم عمران مبشر صاحب اور عزیزہ نمود سحر صاحبہ کو مورخہ 3 جنوری 2006ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ذیشان مبشر عطا فرمایا ہے۔ نیز وقف نو کی بابرکت تحریک کے لئے بھی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد وڑائچ صاحب آف جوہر ٹاؤن لاہور کا پہلا نواسہ ہے۔ جبکہ عزیزہ نمود سحر صاحبہ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ناظم جائیداد ربوہ کی نواسی ہے۔ مکرم عمران مبشر محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم آف گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ (جو کہ حافظ عبدالعلی صاحب رانجھا ایڈووکیٹ سرگودھا برادر اکبر حضرت مولانا شیر علی صاحب کے داماد تھے) کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور خیر و برکت عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم داؤد احمد جاوید صاحب مربی اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 14/ اگست 2006ء کو خاکسار کے والد مکرم محمد اسماعیل کاہلوں صاحب بعمر 85 ہسپتال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ 2 ماہ سے علیل چلے آرہے تھے۔ اگلے دن بیت المہدی میں بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے آپ کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت سے نوازے اور ہمیں ان کے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

۞ محترمہ صبا صاحبہ بنت مکرم مرزا آصف بیگ صاحب لاہور سیڑھیوں سے گر گئی ہے چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم شیخ مامون احمد صاحب سیکرٹری جائیداد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کئی دنوں سے سینہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

۞ مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید بوچھال کے نواسے اور مکرم چوہدری سردار احمد صاحب شاہد دارالضیافت ربوہ کے پوتے عزیزم جواد احمد ولد مکرم چوہدری سرفراز احمد صاحب نے پونے سات سال کی عمر میں اپنی والدہ مکرمہ مبارکہ شاہدہ صاحبہ سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ مورخہ 11/ اگست 2006ء کو محترم حافظ غلام محی الدین صاحب کے گھر واقع سرور آباد بوچھال کلاں میں عزیز جواد احمد کی تقریب آمین ہوئی۔ اس موقع پر مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ حلقہ کلر کہار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ تکمیل قرآن کا یہ اعزاز بچے کے لئے بابرکت فرمائے۔ قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم شریف احمد کلو صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔ کہ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد احمد کلو صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 431 ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 ستمبر 2006ء بروز اتوار لاہور میں وفات پا گئے۔ عمر قریباً 78 سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ 4 ستمبر 2006ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے پڑھائی۔ بعدۂ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین مکرم ظفر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مہمان نواز پابند صوم وصلوٰۃ اور خوش اخلاق تھے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم اختر حسین صاحب وڑائچ دارالرحمت شرقی ربوہ کے خسر تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹریفک قوانین کی پابندی انسانی زندگی کی حفاظت ہے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سپین میں مسلمان انجینئرز کی حیران کن تعمیرات کا دلچسپ تذکرہ

انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ طاقت کی غرناطہ میں عجیب شان نظر آئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ایک غیر مطبوعہ خطاب کا حصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ 31/اکتوبر 1980ء کو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کے دوران فرمایا

سپین میں 1970ء میں بھی میں گیا۔ میڈرڈ گئے، وہاں سے قرطبہ گئے۔ میڈرڈ کے قریب ایک قصبہ ہے طلیطلہ۔ کچھ عرصہ طلیطلہ مسلمان حکومت کا دارالحکومت بھی رہا۔ یہ قریباً ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ میڈرڈ سے (صحیح فاصلہ اس وقت ذہن میں نہیں کم وبیش اتنا فاصلہ ہے) قرطبہ بہت بڑا شہر ہے۔ اس وقت بھی بہت بڑے شہروں میں سے ایک تھا۔ آبادی اتنی نہیں تھی۔ دارالحکومت تھا اسلامی حکومت کا۔ کہتے ہیں چھ سو مساجد اس شہر میں تھیں اور ایک وہ مسجد بھی جو دنیا میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ جس مسجد کے مسقّف حصے میں چالیس ہزار نمازی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اتنی بڑی مسجد ہے اور یہ مسجد آباد تھی دن کے اوقات میں بھی اور رات کے اوقات میں بھی، اور ایک رات میں کوئی تیس چالیس من تیل اس مسجد میں روشنی کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ نیز اس شہر کے گردونواح میں کئی ہزار مساجد تھیں۔

پھر غرناطہ گئے، وہاں عجائبات روحانی و مادی کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ ایک محل ہے وہاں جو بہت سے معجزات اپنے اندر رکھتا ہے۔ عقل اور مہارت جو اللہ تعالیٰ سے اسی کے حضور جھک کر اور اس کے حضور دعائیں کرکے مسلمان نے حاصل کی۔ اس عقل اور مہارت کے نقوش ہی نہیں بلکہ بعض حقیقتیں بھی ان جگہوں پر جو پانچ سو سال سے کھنڈر کی شکل میں پڑی ہوئی ہیں۔ آج بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ جو گائیڈ ہم نے لیا وہ کہنے لگا یہاں سب سے بڑا معجزہ پانی ہے۔ اس پہاڑی پر پانی نہیں تھا۔ جب مسلمان بادشاہ نے اپنے سب سے بڑے انجینئر سے یہ کہا کہ میں یہاں محل بنوانا چاہتا ہوں تو ساتھ یہ بھی کہا کہ یہاں پانی کی ضرورت ہے اس کا بھی انتظام کرو۔ پانی کا کوئی چھوٹا سا چشمہ بھی نہیں تھا اور پہاڑ کی چوٹی اتنی اونچی نہیں کہ جہاں ہر وقت برف رہے اور برف کا پانی چشموں کی صورت میں میسر ہو۔ اس پہاڑی کے ایک طرف وادی کے اس پار اور پہاڑیاں اٹھتی ہیں جو بہت بلند ہیں۔ جو قریباً سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ برف جب پہاڑیوں پر ہو تو پگھلتی بھی ہے اور پانی زمین جذب کرتی ہے۔ پھر وہ زمین دوز نالیوں میں بیس میل دور، پچاس میل دور، سینکڑوں میل دور چشمے کی شکل میں باہر نکل آتا ہے۔ کبھی میدانوں میں وہ چشمے بہہ نکلتے ہیں۔ پہاڑیوں پر نکلتے ہیں اور آبشاریں بن جاتی ہیں۔ مختلف نظارے پہاڑوں پر ہمیں نظر آتے ہیں آپ میں سے بہتوں نے بھی دیکھے ہوں گے۔ میں نے بھی دیکھے ہیں۔ بڑی اونچائیوں سے آبشاریں گرتی ہیں۔ میدانوں میں بھی چشمے نکلتے ہیں۔ انجینئرز نے ان برفانی پہاڑیوں کا پانی جو زمین دوز اور بڑے راجباہ کی شکل میں تھا اس کو تلاش کیا اور زمین کے اندر ہی اندر اس پانی کو پہاڑی کی چوٹی پہ جہاں محل بنانا تھا لے جاکے اسے باہر نکال لیا۔ اس طرح وہاں خداتعالیٰ کے قانون کے عین مطابق ایک نہر جاری ہوگئی۔

خداتعالیٰ کے قانون کے عین مطابق اور خداتعالیٰ نے انسان کو جو طاقت عطا کی ہے اس کی عجیب شان نظر آئی۔ خداتعالیٰ کی صفات کے جلوے ظاہر ہوئے اور خداتعالیٰ کی صفات کے جلووں کے متعلق جو یہ کہا گیا کہ وسخر لکم (۔) (سورۃ الجاثیہ آیت: 14) عین اس کے مطابق زمین کے اندر خداتعالیٰ نے انسان کی خدمت کے لئے جو پانی کو پیدا کیا تھا انسانی عقل خداتعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا اور اپنی خداداد قوت اور استعداد کے نتیجہ میں وہ زمین دوز پانی کو پہاڑ کی چوٹی پر لے آئی۔ آج کی مہذب ترقی یافتہ چاند پر اترنے والی نسل انسانی ڈر کے مارے اس کو چھیڑتی نہیں یہ دیکھنے کے لئے کیا اصول انہوں نے استعمال کیا۔ ڈر اس بات کا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم اسے کھول دیں اور پھر اس کو بنا نہ سکیں۔ مسلمان کی یہ عظمت، مسلمان کی عاجزی اور اس کی دعا اور اس کی تدبیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی۔ اس محل کی تاریخ یہ ہے کہ بادشاہ وقت نے بڑے شوق سے بڑی دولت خرچ کرکے اسے تیار کروایا۔ کہتے ہیں تین ہزار سنگ تراش کئی سال کام کرتے رہے اس کو بنانے پر۔ اور فصیل اس کی ایک وسیع خطہ ارض کو گھیرے ہوئے ہے۔ درو دیوار اور گنبدوں، محرابوں کو بہت خوبصورت سجایا گیا۔ جب بادشاہ وقت اپنے درباریوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہوکر اس محل کی طرف روانہ ہوئے تو شیطان نے دل میں وسوسہ پیدا کیا اور انانیت نے جوش مارا۔ ''میں اتنا بڑا بادشاہ'' کئی ہزار ساری دنیا سے آئے ہوئے ماہرین فن یہاں جمع ہوئے ''میری خاطر''۔ ''میری خاطر'' انہوں نے اتنے سال کام کیا اور اتنی عظیم چیز تیار ہوگئی۔ ساتویں عجوبہ سے بھی بڑا ایک عجوبہ ہے۔ ایک چشمہ اندر ہی اندر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیا۔ بغیر پھول اور پھل اور گھاس کے تو وہ لوگ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ ان کو قدرت کے مناظر بڑے پسندیدہ تھے۔ ''میں''۔ ''میں'' نے جوش مارا تو خداتعالیٰ کے فرشتوں نے اسے جھنجھوڑا۔ یہ ''میں''۔ ''میں'' کیا لگائی ہے۔ جیسا کہ میں نے خطبہ جمعہ میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے۔ تمہارے شامل حال ہے وہ خداتعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ تمہارے زور بازو سے یا تدبیر سے یا دولت سے نہیں ملی تمہیں۔ جب فرشتوں نے اسے جھنجھوڑا تو وہ سخت پریشان ہوا اور ابھی جب وہ دروازے سے باہر ہی تھا۔ اس نے گھوڑے سے چھلانگ ماری اور زمین پر سجدہ کردیا اور کہنے لگا واپس چلو۔ میرے رہنے کے لئے نہیں یہ محل۔ اور انجینئرز سے کہا کہ سارے نقوش مٹاؤ اور ان درو دیوار اور چھتوں پر صفات باری لکھو خوبصورتی کے لئے۔ اور ''لاغالب الااللّٰہ'' کو اس محل کے حسن کا مرکزی نقطہ بناؤ۔ چاروں طرف دیوار پر یوں چل رہی ہے پٹی لاغالب الا اللّٰہ پھر اس میں بیضوی شکل میں اور گول شکلوں میں بھی۔ اس کے علاوہ القدرۃ للّٰہ۔ الحکم للّٰہ۔ العزۃ للّٰہ۔ یہ ساری خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے لئے تھی۔ دیواریں بھی اپنی خاموشی سے خدا کی حمد کے ترانے گا رہی ہیں۔ پھر کئی سال مزید لگے اور سنگ تراشوں نے سنگ میں سے یہ حروف ابھارے ہیں۔ دو۔ دو۔ تین۔ تین سوت تراشا ہے سنگ کو۔ بعض حصوں پر تو زمانے نے اثر کیا ہے۔ لیکن بعض حصے ایسے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ''لاغالب الااللّٰہ'' یہاں کندہ کیا گیا ہے اس پتھر پر۔ اس محل میں ایک گنبد ایسا ہے غار ثور میں مکڑی نے جالا بُنا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کے لئے۔ خداتعالیٰ نے عظیم نشان دکھایا تھا کہ دشمن سر پر آ گیا ہے۔ تو مکڑی کے ذریعہ سے وہ جال بُن دیا۔ کبوتر آیا۔ اس نے گھونسلا بنا دیا۔ اس حقیقت کو ایک گنبد میں ظاہر کیا ہے نہایت ہی خوبصورت طریق پر۔ مکڑی کا جالا نہیں لیکن پتھر کو کچھ اس طرح تراشا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مکڑی نے جالا بن دیا اور اس کے ساتھ کبوتر کے گھونسلے بنا دیئے۔

یہ پیار اسلام کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے ساتھ۔ یہ شان وہاں نظر آئی۔ دل بے چین ہوگیا۔ 1970ء کی بات میں کر رہا ہوں۔ خداتعالیٰ دعا کی توفیق دیتا ہے۔ اتنی سخت بے چینی اور کرب پیدا ہوا کہ میں ساری رات خدا کے حضور دعا کرتا رہا کہ خدایا! یا وہ شان تھی اور یا اس ملک میں ایک.......... بھی باقی نہیں رہا، اپنی غفلتوں، کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں۔ اور میں نے کہا۔ اے خدا رحم کر اس قوم پر۔ .... کی روشنی اور .... کا حسن پھر انہیں دکھا اور .... کے جھنڈے تلے انہیں جمع کرنے کے سامان پیدا کر۔ صبح کی (۔) کے وقت مجھے خداتعالیٰ نے بڑے پیار سے یہ کہا (۔) جو لوگ خدا پر توکل کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کافی ہے (۔) خداتعالیٰ بڑی طاقت والا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ کوئی اس کو روک تو نہیں سکتا نا۔ (۔) لیکن ہر چیز کے لئے اس نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ ہوگا تو سہی یہ یعنی تیری دعا تو قبول کی جاتی ہے لیکن ہوگا اپنے وقت پر۔ مجھے تسلی ہوگئی۔

1970ء میں تعصب کا یہ حال تھا کہ طلیطلہ جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے وہاں ایک چھوٹی سی (بیت) ہے۔ یہ جو ہمارا انصاراللہ کا ہال ہے اس سے بھی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ایک مسجد، گرد وغبار سے اٹی ہوئی، دروازے کھلے، کوئی دیکھ بھال بھی اس کی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹوٹا پھوٹا مکان تھا۔ میں نے کرم الٰہی صاحب ظفر کو کہا کہ ایک درخواست دیتے ہیں حکومت کو کہ بیس سال کے لئے ہمیں یہاں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ مانگتے کیوں نہیں کہ ہمیں دے دیں یہ (بیت) میں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا اپنی (بیت) بنانے کی۔ اس واسطے مانگنا نہیں۔ وہ کہنے لگے۔ پھر سو سال کے لئے نماز پڑھنے کی اجازت مانگیں۔ میں نے کہا کیا باتیں کرتے ہو سو سال بیس سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ انقلاب بپا کرے گا چنانچہ ہم نے جب درخواست دی جنرل فرینکو اس وقت زندہ تھے بڑے اچھے انسان۔ انہوں نے کہا ان کے وزراء نے کہا، پوری کیبنٹ (Cabinet) نے کہا کہ ہم اجازت دے دیں گے نماز پڑھنے کی یہاں لیکن دفتری کارروائی کرنی ہوتی ہے۔ چند ہفتوں تک آپ کو اجازت مل جائے گی۔ میں نے بات کو اور پکا کرنے کے لئے مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو سپین بھیجا اور کہا آپ لاء منسٹر سے ملیں اور ان سے بات کریں۔ اس نے کہا آپ خواہ مخواہ گھبراتے ہیں۔ ہو جائے گا سارا کام۔ بالکل فکر نہ کریں۔ لیکن جب شروع میں مسلمانوں کو مغلوب کرنے کے بعد وہاں عیسائیوں کی حکومت بنی تو اس دستور میں یہ تھا کہ مسلمانوں کی جو

جائیداد ہے اس کے متعلق کوئی فیصلہ بھی لاٹ پادری کارڈینل (Cardinal) کے منشاء کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ ساری حکومت تیار دینے کو اور پادری صاحب نے کہا نہیں دینی۔ وقت نہیں آیا تھا نا ابھی۔ تو نہیں ملی ہمیں۔ خیر ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ اور دس سال نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی قرب قرطبہ میں (۔) بنانے کی۔ ہاں ایک اور چیز بتادوں۔

اس وقت میری نگاہ نے دو جگہ کا انتخاب کیا۔ جہاں ہماری (۔) بن سکتی ہے عوام کی طبیعت کے لحاظ سے، ایک طلیطلہ وہاں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور طلیطلہ کے عوام نے ہم سے بڑے پیار کا اظہار کیا اور ایک قرطبہ جس کے مکین ہنس مکھ، کوئی غصہ نہیں کوئی پرانی عداوت نہیں، کوئی تعصب نہیں، بڑے پیار سے ملتے تھے ایسا پیار کہ قرطبہ کی مسجد دیکھ کر نکلے تو سڑک پار کتابوں کی دکان تھی ہم وہاں چلے گئے۔ میرا خیال تھا کوئی انگریزی کتاب ملے تو تازہ کریں اپنا علم، کوئی بیس پچیس منٹ کے بعد جب باہر نکلے تو جس دروازے سے مسجد کے ہم نکلے تھے وہاں دو میاں بیوی اور دو اڑھائی سال کا بچہ جو انہوں نے اٹھایا ہوا تھا کھڑے ہوئے تھے۔ بچے نے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔ مجھے بڑا پیار آیا۔ ہماری موٹر کا منہ دوسری طرف تھا۔ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ موڑ کے اس طرف لے آؤ۔ جہاں وہ بچہ کھڑا ہوا ہے۔ جب وہاں گئے تو اس کا باپ کہنے لگا۔ آپ اس دوکان کے اندر جب داخل ہوئے ہیں اس وقت اس بچے نے ضد کی کہ جب تک یہ باہر نہیں نکلتے میں یہاں سے نہیں ہلوں گا اور بیس پچیس منٹ اس نے ماں باپ کو ہلنے نہیں دیا صرف اس لئے کہ جب ہم باہر نکلیں تو ہمیں دیکھ کر وہ ہاتھ ہلائے۔ دو اڑھائی سال کا بچہ کچھ اس کو پتہ نہیں لیکن اس کے خدا کو تو پتہ تھا۔ پیار کیا اس کو، بہت پیارا لگا اور وہ بھی پیار کرتا تھا۔ شیشہ چڑھا ہوا تھا تو منصورہ بیگم اس کو دیکھ رہی تھیں تو شیشے کو باہر سے اس بچے نے پیار کیا اس قسم کے تھے وہ لوگ۔ سارا جائزہ لے کے میں نے کہا بیت یہاں بنے گی۔ انشاء اللہ۔ اور اب دس سال گزرے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ قریباً ڈیڑھ۔ دو گھماؤں زمین ہم نے وہاں خرید لی اور خریدنے سے پہلے میں نے انہیں کہا کہ لوکل آبادی سے اور مرکز سے یہ تحریر لو کہ ہمیں بیت بنانے کی اجازت دیں گے۔ تو مقامی انتظامیہ نے بھی اور مرکزی حکومت نے بھی تحریری اجازت دی کہ یہاں تم (۔) بنا سکتے ہو۔ پھر ہم نے وہ زمین خرید لی۔ یہ ہے اللّٰہ غالب علی امرہ اور وقت مقرر تھا۔ ہمارے (مربی) صاحب تو کہہ رہے تھے سو سال تک دوسروں کی مسجد میں نماز پڑھیں گے۔ میں نے کہا تھا نہیں۔ انقلاب عظیم بڑی جلدی بپا ہونے والے ہیں۔ دس سال کے بعد ہمیں اجازت مل گئی............

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 31/ اگست 1981ء کو مجلس انصاراللہ کراچی سے خطاب کرتے ہوئے اپنے دورہ سپین اور الحمراء محل کی حیران کن باتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ابھی سپین میں کچھ آثار ہیں۔ غرناطہ کا جو محل ہے۔ پہلے بھی میں نے بتایا تھا پانی ایسی جگہ سے لے آئے کہ ابھی تک ان کو پتہ ہی نہیں کہ مسلمان انجینئر نے کیا طریقہ اختیار کیا۔ پھر وہاں بڑی کثرت سے بادام اور خوبانی کے درخت پر گلاب کے پھول کا پیوند کر دیا۔ تو بڑے بڑے درخت خوبانی کے اور بادام کا درخت تو بہت بڑا نہیں ہوتا۔ دس بارہ فٹ تک جاتا ہے۔ ان کے اوپر نہایت خوبصورت گلاب کا پھول لگا ہوا۔ تو اب وہ فن وہاں کا انسان بھول ہی گیا جب مسلمانوں کو عیسائیوں نے مارا۔ گردنیں اڑائیں تو ساتھ بہت سارے جو فن تھے ان کی گردنیں بھی اڑا دیں۔

پہلے شاید میں نے یہاں بتایا تھا کہ ایک سو چوبیس ستونوں کا ایک حصہ ہے الحمراء میں۔ جس وقت وہ بنایا گیا تو انجینئر کو حکم ہوا کہ یہاں زلزلے آتے ہیں تو ستون اس طرح بناؤ کہ زلزلے آنے کے نتیجہ میں چھت نہ گرے۔ تو انہوں نے بالکل سیدھے ستون نہیں رکھے۔ ویسے نظر نہیں پہچانتی ہمارا گائیڈ کہنے لگا۔ ایک طرف کھڑے ہو کے دیکھیں تو سہی۔ یہ 40 ستون جو لمبی سائڈ کے اوپر نظر آ رہے ہیں۔ وہ سیدھے ہیں ہی نہیں۔ کوئی پانچ سات انچ ادھر ہلا ہوا ہے اپنی جگہ سے یعنی اپنی سدھائی سے اور کوئی ادھر ہلا ہوا ہے۔ یعنی گروپ اس طرح اکٹھے کر دیئے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ یہ اس لئے ہے کہ مسلمان انجینئر نے زلزلے کی لہروں کے جو رخ تھے۔ لہر پیدا ہوتی ہے نا زمین کے اندر۔ ان کو سٹڈی (Study) کیا اور ان کو سٹڈی کرنے کے بعد ان Pillars کو اس طرح رکھا کہ اگر زلزلے کی ایک لہر کا اینگل ایسا بن جائے کہ ایک Pillar بوجھ کو سہارنے سے انکار کر دے تو چھت نہیں گرے گی۔ دو ساتھ کے Pillars اس کے بوجھ تو اٹھانے والے موجود ہیں۔ عجیب چیز ہے وہ۔

اور پھر یہ کہ یہاں آپ سارے لوگ سڑکوں پر تو جاتے ہیں نا۔ کوئی سڑک تھوڑی سی خراب ہو جائے تو مہینوں بعض دفعہ سالوں وہ آپ کو نظر آتی رہتی ہے۔ گڑھے نظر آتے رہتے ہیں۔ وہ جو دکھ دینے والی چیز سڑک میں اماطة الاذى عن الطريق ہونا چاہئے تھا فوراً دکھ دور ہونا چاہئے تھا وہ نظر آتی رہتی ہے۔ سپین کے مسلمان بادشاہ نے کہا کہ میں ایک دن بھی کسی Pillar کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا۔ بہت نازک مزاج تھے نا۔ خدا تعالیٰ کے نعماء سے بڑے فائدہ اٹھانے والے اور آرام حاصل کرنے والے تھے۔ انہوں نے ایک عجیب کام کیا ہے۔ میں تو حیران ہو گیا۔ Pillar کے نیچے ایک تو ایک چوڑی سی تھڑی بناتے ہیں۔ پھر اس کے وسط میں سے Pillar اٹھتے ہیں۔ پھر اوپر جہاں وہ Arch آنی ہے وہاں بھی چوڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں اوپر چوڑائی شروع ہوئی جہاں نیچے چوڑائی ختم ہوئی۔ ان کے درمیان Pillar ہے۔ پتھر کا گھڑا ہوا چھوٹا سا۔ اور اوپر بھی اور نیچے بھی کسی Metal کی پلیٹ رکھی ہوئی ہے۔ تو اگر کریک آ جائے کسی Pillar میں یا گر جائے تو بنے بنائے ستون پڑے ہوتے ہیں۔ بس وہاں سے لا کے اس کو وہاں کھڑا کر دیں گے۔ یعنی آدھے گھنٹے یا گھنٹے کے اندر وہ مکمل ہو جائے گا۔

یہاں تو فلش کے اندر خرابی ہو تو دو تین دن ہمارے امیر صاحب مستری کو ڈھونڈتے رہتے ہیں نا۔ عجیب ان کے دماغ تھے۔ وہاں ایک جگہ ہم کھڑے ہوئے ان کے بادشاہ سلامت کے رہنے کا جو حصہ تھا وہ شمالاً جنوباً تھا۔ جنوب کی طرف سورج زیادہ آتا ہے تو شمال والے حصہ میں کھڑکی کوئی نہیں تھی۔ ساری دیوار Solid تھی پتہ نہیں اس میں مسالہ بھی کوئی خرچ ایسا کیا ہوگا کہنے لگا سارا دن اس کے اوپر جو دھوپ پڑتی ہے اس کی گرمی سردیوں کے دنوں میں رات کو اس کمرے میں آتی ہے۔ یہ کمرہ بادشاہ سلامت کا بیڈ روم تھا۔ وہ سردیوں کا اس طرح کا تھا۔ اور گرمیوں میں جو شمال کی طرف ہے وہاں ٹھنڈی ہوا آتی تھی۔ ایک کھڑکی اس Bed Room میں نظر آ رہی تھی۔ خیر ہم دیکھ رہے تھے کہ عام کھڑکی کی طرح ہے۔ گائیڈ کہنے لگا یہ عام کھڑکی نہیں ہے۔ آپ بیٹھ جائیں اس کے پاس تو آپ دیکھیں گے تو احساس میں کیا فرق پڑ گیا آپ کے۔ تو میں تو نہیں بیٹھا۔ میں نے منصورہ بیگم سے کہا بیٹھیں یہاں۔ وہ بیٹھیں اور میر محمود صاحب تھے ان کو کہا۔ جو بھی بیٹھا۔ انہوں نے کہا یہ احساس ہی نہیں رہتا کہ ہم چھت کے نیچے ہیں بلکہ آسمان کے نیچے بیٹھنے کا احساس ہوتا ہے اور بالکل کھلا ماحول محسوس ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اور چیزیں۔ ہر چیز میں فائدہ والی چیز بنانا کہ گھٹن نہ پیدا ہو۔ گرمی میں ویسے گھٹن ہو جاتی ہے۔ جہاں بیچاروں کے کمروں کے اندر ائرکنڈیشنر نہیں لگے ہوئے ان کو مصیبت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ تو South بدلتا تھا اپنا کمرہ گرمی سردی میں۔ اور وہ جو کھڑکی ہے وہاں سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں۔ اس طرف سورج زیادہ نہیں۔ سایہ ہے نسبتاً ٹھنڈی ہوا ہے۔ پھر کھڑکی ایسی ہے کہ اگر آپ بیٹھ جائیں تو وہاں اتنی بڑی بڑی کرسیاں تو استعمال ہوتی ہوں گی۔ لیکن وہاں بیٹھنے کے لئے قالین وغیرہ ہوتے تھے۔ تو وہ اسی طرح معلوم ہوتا تھا کہ سر کے اوپر چھت ہے ہی نہیں بلکہ آسمان ہے اتنی وسعت نظر میں پیدا ہو جاتی تھی اور اس کے بیچ میں پرانی حویلیوں کی طرح حویلی اور حویلی الحمراء ہے۔ اس کا فرش اونچا تھا۔ کوئی چھ انچ ہوگا یا نو انچ۔ اسی کمرے میں گائیڈ کہنے لگا یہاں بیٹھ جائیں۔ تو جو صحن کا نظارہ ہے وہ بدل جائے گا۔ اس کے اندر فراخی اور گھٹن کا احساس کم کرنے والی کوئی چیز بنا دی گئی ہے یعنی Angle بدلنے سے سکون کا احساس آ جاتا ہے۔ یہ ان کو عقل دی تھی۔

(سبیل الرشاد جلد دوم ص 401)

طارق ندیم صاحب

شادیوں میں سادگی

اس مہنگائی کے دور میں جہاں غریب آدمی کو روٹی کے لالے پڑے ہوئے ہیں وہاں ساتھ ہی میں حیران ہوتا ہوں کہ غریب لوگ شادی بیاہ کے مواقع پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ہر چند کہ ایک غریب خاندان کے گھر میں شادی ہو تو اکثر ان کے کھاتے پیتے عزیز و اقارب ان کی مدد کر دیتے ہیں اور اب تو دیگر ذرائع کے علاوہ جماعت میں قائم مریم شادی فنڈ سے بھی مستحقین کی مالی مدد کی جا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی بعض لوگ ایک اچھی خاصی رقم ادھار حاصل کرتے ہیں جو بعض رسوم پر خرچ کی جاتی ہے کہ ہماری ناک کٹنے کا سوال ہے۔

جہاں تک امراء کا تعلق ہے تو وہ اپنی بساط کے مطابق اخراجات کر رہے ہوتے ہیں لیکن غرباء ان کی تقلید کر کے اپنی ناک کٹنے کا سوال کھڑا کر دیتے ہیں۔

ایسے موقع پر خاکسار کو درجہ ذیل واقعہ یاد آ رہا ہے کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ آپ اس موقع پر میری مدد کر دیں۔ حضرت خلیفہ اول یوں تو بڑے مخیّر تھے مگر طبیعت کا رجحان ہے جو بعض دفعہ کسی خاص پہلو کی طرف ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری بیٹی کی شادی کیلئے وہ سارا سامان تمہیں دینے کیلئے تیار ہوں جو رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو دیا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی بے اختیار کہنے لگا کہ آپ میری ناک کاٹنا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کیا تمہاری ناک محمد رسول اللہ ﷺ کی ناک سے بھی بڑی ہے۔ تمہاری عزت تو سید ہونے میں ہے پھر اگر اس قدر جہیز دینے سے رسول کریم ﷺ کی ہتک نہیں ہوئی تو تمہاری کس طرح ہو سکتی ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں ایک مولوی صاحب حاضر ہوئے زمیندار بھی تھے چہرہ پر گھبراہٹ طاری تھی۔ حضرت نے دریافت فرمایا۔ کیا بات ہے؟ عرض کی۔ حضور! لڑکیاں جوان ہیں شادی کرنے کیلئے پیسے نہیں۔ فرمایا آپ نے لڑکے پسند کئے ہیں؟ عرض کیا ہاں حضور! فرمایا انہوں نے منظور کیا ہے؟ عرض کیا جی حضور! فرمایا جب آپ نے لڑکے پسند کر لئے اور انہوں نے لڑکیوں کا رشتہ لینا منظور کر لیا تو بتاؤ۔ پیسے کتنے لگے؟ پھر فرمایا لڑکے پر تو کچھ بوجھ ہوتا ہے حق مہر کا۔ مگر لڑکی والے پر تو قطعاً کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔"

(نوٹ: مندرجہ بالا دونوں واقعات "حیات نور" صفحات 529 تا 530 سے لئے گئے ہیں)

پس ان واقعات سے واضح ہو گیا کہ اپنے معاشرہ میں ہم نے خود ہی اپنے بنائے ہوئے رسم و رواج میں خود کو قید کر لیا ہے اور ہمیں کوئی راہ فرار نہیں ملتی۔ لیکن ہم

باقی صفحہ 6 پر

منیبہ جمیل صاحبہ

یادداشت بڑھانے کے چند طریقے

حافظہ کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتا ہے؟ یہ ایک دلچسپ سوال ہے جس پر غور کرنا چاہئے اس کا جواب ہمیں اپنے حافظے کو بہتر بنانے میں بہت مدد دے سکتا ہے۔ سادہ الفاظ میں حافظہ سے مراد ہماری سیکھی ہوئی باتوں کو یاد کرنے اور بوقت ضرورت انہیں کام میں لانے کی صلاحیت حاصل کرنا ہے۔

انسان اس دنیا میں آنے کے بعد جن تجربات سے گزرتا ہے وہ اس کے ذہن پر اپنے نقش چھوڑ جاتے ہیں بعض تجربات کے نقش گہرے ہوتے ہیں اور بعض کے نقش دھندلے۔ کچھ باتیں ہم چند گھنٹے کے بعد بھول جاتے ہیں اور کچھ باتیں ہمیں برس ہا برس گزرنے کے بعد بھی یاد رہتی ہیں اس کا انحصار بہت سے عوامل پر ہے جو درج ذیل ہیں۔

کونسی باتوں سے ہم سرسری گزر جائیں گے اور کونسی باتیں ہمارے حافظے کا حصہ بن جائیں گی اس کا انحصار بہت سی باتوں پر ہوتا ہے جیسے ہماری دلچسپیاں، خواہشات، توقعات، مستقبل کے منصوبے، ہمارے جذباتی پیٹرن، رویے وغیرہ اس بات پر اثر ڈالتے ہیں کہ ہم کونسی باتیں یاد رکھیں گے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ گزرتا وقت ایک بہت اہم عامل ہے جو ہمارے یاد رکھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہربرٹ سپینسر (Herbert Spencer) نے 1873ء میں یہ تسلیم کیا کہ سیکھے جانے والے اور بھولے جانے والے مواد کے انتخاب کی نوعیت محرکاتی ہوتی ہے اس نے کہا کہ ''لطف'' وہ احساس ہے جس کو ہم اپنے شعور میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ''درد'' وہ احساس ہے جسے ہم اپنے شعور سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ ابتدائی مطالعے میں سوالناموں کے جوابات کے ذریعے حافظے کو اخذ کیا گیا اور یہ بات سامنے آئی کہ واقعتاً زندگی کے ناخوشگوار تجربات کی بازیافت پر زندگی کے خوشگوار تجربات کی بازیافت (Recalling) کو ترجیح دی گئی ہے۔

یہ وقت ہی ہے جو تلخ یادوں کو ہمارے لئے قابل برداشت بنا دیتا ہیں۔ بعض اوقات وقت گزرنے کے بعد تلخ باتوں کو ہم مسکراہٹ یا خوش دلی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ایسا صرف اس لئے ہوتا ہے کہ ان باتوں سے وابستہ تلخی کی شدت گزرتے ہوئے وقت میں گھل چکی ہوتی ہے۔ ''عمر'' ایک اور اہم عامل ہے عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہماری یاد رکھنے کی صلاحیت کمزور پڑتی جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ عمل سست رفتار ہوتا ہے اور بعض میں تیز رفتار لیکن یہ عمل ہوتا ضرور ہے بڑھاپے میں ہماری یادداشت کمزور ہو جاتی اور ہم چھوٹی چھوٹی باتیں بھی فراموش کرنے لگتے ہیں ابینگھاس (Ebbinghaus) نے یاد کے پہلو کے متعلق تحقیقات کیں اور کہا۔

☆ تمام افراد میں بھولنے کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی کچھ لوگ پہلے چند گھنٹوں میں زیادہ بھولتے ہیں جبکہ کچھ لوگ آخری چند گھنٹوں میں زیادہ بھولتے ہیں۔

☆ ابینگھاس کے نزدیک بھولنے کی وجہ صرف اور صرف اعادہ (بار بار دوہرائے جانے کے عمل) کا نہ ہونا ہے۔

☆ اگر واقعات کو ذہن میں بار بار دوہرایا جائے تو یہ دیر تک ہماری یاد میں رہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ تکرار نہ صرف حافظے کو تیز کرتی ہے بلکہ وقت کی بچت بھی کرتی ہے۔

ہمارے حافظے کا ہمارے دماغ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ذہن کے بارے میں جدید نظریات بتاتے ہیں کہ دماغ کے مختلف حصے چیزوں کو محفوظ کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن حافظے میں موجود چیزوں کو دوہرانے کا کام زیادہ تر دماغ کا نص Frontral Lab کرتا ہے اسی طرح ''دو ذہن'' نظریہ یہ بتاتا ہے کہ ہمارا دماغ دو حصوں پر مشتمل ہے اور ان دونوں کے درمیان رابطہ ایک باریک سی جھلی سے بنتا ہے اگر کسی وجہ سے دماغ کی یہ جھلی کاٹنا پڑ جائے تو اس سے طویل مدت تک حافظہ متاثر ہو سکتا ہے یعنی دماغ کے دونوں حصوں کے درمیان رابطہ منقطع ہونے کے بعد باتیں فرد کے طویل مدت حافظے کا حصہ نہیں بنتیں اور کم مدت حافظہ ہی میں رہ جاتی ہیں۔ لیکن جو باتیں رابطہ منقطع ہونے سے پہلے محفوظ ہو گئی ہوتی ہیں وہ باقی رہتی ہیں۔

یہاں ہمیں اس فرق کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا کہ بعض لوگوں کا حافظہ واقعی خراب ہوتا ہے اور اس کی عضویاتی وجوہات بھی ہو سکتی ہیں لیکن اکثر لوگ خراب حافظہ کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں اس کی وجہ کام کی زیادتی۔ ذہنی مصروفیات، پریشان کن خیالات اور جذباتی تناؤ وغیرہ ہو سکتے ہیں عضویاتی وجوہات کو دور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عادت کو ختم کرنا یا کسی دوسری عادت سے تبدیل کرنا آسان کام ہے۔ آپ خراب حافظہ کی عادت کو اچھے حافظہ کی عادت میں تبدیل کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو یہ یاد رہے کہ آپ نے اپنے برے حافظہ کی عادت کو تبدیل کرنا ہے۔

حافظہ بہتر کرنے کے چند اصول

آجکل یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کم وبیش ہر آدمی اپنے حافظہ کی شکایت کرتا پایا جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات نے اس سلسلے میں بھی کافی تحقیق کی ہے اور حافظہ کو بہتر بنانے کے لئے چند اصول وضع کئے ہیں۔ یہ اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

1۔ ہمارے ذہن میں باتیں اپنے تلازمات سے یاد رہتی ہیں۔ اس لئے نئی چیز یاد کرتے ہوئے اس کا تعلق اپنے حافظہ میں موجود پہلے کئی باتوں سے جوڑ دیں اس سے آپ کا حافظہ بہتر ہو جائے گا۔

2۔ کسی نام ٹیلی فون نمبر یا پتہ وغیرہ کو صرف ایک بار سن کر یاد نہیں رکھا جا سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان باتوں کو ابتدا میں اپنے ذہن میں بار بار دوہرائیں ایک بار جو مواد ہمارے طویل مدت تک حافظہ کا حصہ بن جاتا ہے وہ جلد فراموش نہیں ہوتا۔

ٹیلی فون نمبرز پی۔ ٹی سی۔ ایل کارڈ نمبرز، رول نمبرز اور شناختی کارڈ نمبرز کو یاد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ان کو Divide کر لیں مثلاً اگر یہ پی ٹی سی ایل نمبر ہو تو 061576216115 تو آپ اس کو اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں۔ 0615 `7621` 6115 اس تقسیم کے ساتھ اگر آپ نمبر کو ایک دو بار دوہرائیں گے تو نمبر جلد یاد ہو جائے گا۔ نمبرز کو یاد رکھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ ان کو ردھم میں ابتدائی طور پر پڑھیں جس طرح بچوں کو پہاڑے (Tables) ردھم میں یاد کروائے جاتے ہیں اس طرح یہ آپ کے حافظے کا حصہ بن جائیں گے۔

3۔ رات سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے واقعات کو اپنے ذہن میں لائیں اور انہیں تفصیل سے یاد کرنے کی کوشش کریں اس طرح کی مشق آپ کے حافظہ میں بہت بہتری لاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ رات اپنے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں اور آہستہ آہستہ لمبے اور گہرے سانس لیں پانچ منٹ تک یہ عمل کرنے کے بعد اپنے ذہن میں صبح اٹھنے سے لے کر رات بستر پر لیٹنے تک کے واقعات کو دہرائیں ابتداء میں آپ کو اس میں دقت محسوس ہوگی لیکن رفتہ رفتہ آپ اس مشق کے عادی ہو جائیں گے یہ مشق آپ کے حافظہ کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ آپ کے اعصاب کو آسودگی بھی دے گی۔

4۔ اگر کوئی بات آپ کے حافظہ سے محو ہو گئی ہے اور ذہن پر زور دینے کے باوجود وہ آپ کے ذہن میں نہیں آ رہی تو بہتر ہے آپ کچھ دیر کے لئے اسے ارادی طور پر یاد کرنے سے باز رہیں اکثر حالتوں میں یہ طریقہ کارگر ثابت ہوتا ہے اور بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے۔

5۔ جس مواد کو آپ یاد کرنا چاہتے ہیں اگر وہ طویل ہے تو بہتر ہوگا آپ اس مواد کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر لیں اگر مواد مختصر ہے تو اسے ایک ہی بار یاد کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

6۔ استاد کو اگر کوئی چیز سمجھانا مقصود ہو تو مثالوں کے ذریعے بتاتا ہے ماضی کے واقعات سے Relate کیا جا سکتا ہے۔

7۔ ریاضی اور سائنس کے فارمولاز کو یاد کرنا بہت مشکل ہوتا ہے آپ ان کو لکھ کر یاد کر سکتے ہیں۔ فارمولاز کے ساتھ کتاب پر ہی (بشرطیکہ وہ آپ کی اپنی ہو) شوخ کلرز کے ساتھ خوبصورت کارٹون بنا لیں ہر وہ فارمولا جو آپ کو یاد نہ ہو ان کے سامنے مختلف رنگوں سے کوئی کارٹون یا جو چیز آپ کو پسند ہو وہ بنا لیں اس طرح جب آپ کو اس فارمولے کی ضرورت ہوگی تو وہ کارٹون آپ کے ذہن میں آئے گا اور اس کے ساتھ فارمولا بھی یاد آ جائے گا۔ اور ایک فارمولا دوسرے سے مکس بھی نہیں ہوگا۔

اگر مواد میں مشکل نام ہیں جو یاد کرنا مشکل ہو رہے ہیں۔ جیسے میڈیکل میں دوائیوں اور بیماریوں کے نام مشکل ہوتے ہیں یا اگر آپ یورپین ہسٹری پڑھ رہے ہیں اس میں بہت مشکل نام ہوتے ہیں جو آسانی سے حافظے کا حصہ نہیں بنتے اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ وہ نام اپنے جاننے والوں کے رکھ دیں اردگرد میں جو لوگ ہیں ان کا رکھ دیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کے کردار یا ایک دو خوبیاں آپس میں ملتی ہوں مثال کے طور پر اگر کسی دوائی کا اثر بہت تیز ہے اور جس شخص کا آپ نام رکھ رہے ہیں اس کی طبیعت میں بھی تیزی ہے تو وہ نام آپ اس کا رکھ دیں وہ نام آپ کو جلدی یاد ہو جائے گا۔ مگر یہ بات صرف آپ تک رہے۔

9۔ بے معنی مواد کی نسبت بامعنی مواد جلد یاد ہو جاتا ہے۔

10۔ یاد کرنے کے بعد اسے لکھ کر دوہرا لیں۔

11۔ مواد کو اچھی طرح سمجھ کر یاد کریں رٹنے سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کریں کیونکہ رٹنے والے بیچ میں بھول جاتے ہیں۔

12۔ پڑھنے لکھنے اور سبق یاد کرنے میں دلچسپی اور لگن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

13۔ اگر کسی چیز کا اعادہ کرتے وقت کوئی چیز بھول جائے تو لقمہ دینے سے وہ چیز یاد آ جاتی ہے۔

14۔ کسی ایک مضمون کو یاد کرنے کے بعد یا تو سو جائیں یا پھر آرام کریں اسی وقت دوسری چیز یاد کرنے کی کوشش نہ کریں۔

مندرجہ بالا طریقوں پر عمل کرنے کے باوجود بھی اگر آپ کو اپنا حافظہ بہتر بنانے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو زیادہ بہتر ہے آپ کسی ماہر نفسیات سے رابطہ کریں تا کہ وہ آپ کے کیس کے انفرادی مطالعہ سے آپ کے لئے مناسب طریقہ تجویز کر سکے۔

حافظہ کو بہتر کرنے کے لئے ایک آزمائش درج کر رہے ہیں۔ جس سے ہر آدمی اپنے حافظہ کی جانچ خود کر سکتا ہے کہ اس کا حافظہ کتنا اچھا ہے یہاں سترہ سوالات درج کیے جا رہے ہیں اس کوئز کے سکور مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ یہ الفاظ یاد کریں۔

سنگترہ، ٹیلی فون، روشنی

2۔ یہ نام اور پتہ یاد کریں۔

محمد شعیب 655 اقبال پارک لاہور

3۔آپ کے ملک کے پانچ سابق وزراء اعظم کون ہیں؟

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

4۔اپنے شہر کے تین منتخب میئر کے نام بتائیں۔

☆ ☆ ☆

5۔ایم ٹی اے پر آپ نے جو آخری دو پروگرامز دیکھے ہیں ان کے نام بتائیں۔

6۔پچھلے دنوں آپ نے گھر سے باہر کھانا کھایا۔ دو جگہوں کے نام بتائیں۔

7۔گزشتہ چند ہفتوں کے واقعات یاد کرنے میں آپ کو زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

ہاں۔ نہیں۔

8۔کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ چیزوں کو ترتیب سے یاد کرنے کی آپ کی صلاحیت پہلے سے کم ہو گئی ہے مثلاً خریداری کی فہرست وغیرہ کو یاد رکھنا۔

ہاں۔ نہیں۔

9۔کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے ذہنی حساب کتاب کی صلاحیت کم ہو گئی ہے؟ جیسے اپنے ذہن میں حساب کتاب کو تبدیل کرنا وغیرہ

ہاں۔ نہیں۔

10۔کیا آپ بل کی ادائیگی کرنا زیادہ بھولتے ہیں؟

ہاں۔ نہیں۔

11۔کیا آپ کو لوگوں کے نام یاد رکھنے میں زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

ہاں۔ نہیں۔

12۔کیا آپ کو چہرے یاد رکھنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

ہاں۔ نہیں۔

13۔کیا آپ کو برمحل الفاظ کے استعمال میں دشواری محسوس ہوتی ہے؟

ہاں۔ نہیں۔

14۔کیا آپ کو سادہ جسمانی افعال سرانجام دینے میں زیادہ دشواری محسوس ہوتی ہے۔ جیسے ریموٹ کنٹرول وغیرہ چلانا۔

ہاں۔ نہیں۔

15۔کیا آپ کا حافظہ آپ کے کام میں رکاوٹ ڈالتا ہے؟

i۔کام کے دوران ہاں۔ نہیں۔

ii۔گھر پر ہاں۔ نہیں۔

iii۔سماجی مشاغل میں ہاں۔ نہیں۔

16۔تین الفاظ تحریر کریں جو آپ کو پہلے بتائے گئے تھے۔

....

17۔کیا آپ وہ نام اور پتہ یاد کر سکتے ہیں جو پہلے بتایا گیا تھا؟

....

حافظہ کی آزمائش کا سکور

سوال نمبر 3 سے 6 ہر نکتے کا ایک نمبر ہے کل نمبر 16 ہیں۔

سوال نمبر 7 سے 15 اگر جواب ''نہیں'' ہے تو ہر جواب پر ایک نمبر کل نمبر 11 ہیں۔

سوال نمبر 16 سے 17 ہر درست جواب کے لئے ایک نمبر کل نمبر 6 ہیں۔

سکور کی تشریح

1۔اگر آپ کا سکور 28 یا اس سے زیادہ ہے تو آپ کا حافظہ اوسط افراد کے حافظہ سے بہتر ہے۔

2۔اگر آپ کا سکور 22 سے 27 ہے تو آپ کو اسے بہتر بنانا ہے۔

3۔اگر آپ کا سکور 21 یا اس سے کم ہے تو آپ کو چاہئے کہ کسی ماہر نفسیات سے رابطہ کریں۔

اس سادہ آزمائش سے آپ اپنے حافظہ کی موجودہ صورتحال سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کا حافظ کتنا خراب ہے اور اس میں کتنی بہتری کی ضرورت ہے۔

کتابیات

(اس مضمون کو تیار کرنے میں درج ذیل کتب و رسائل سے مدد لی گئی ہے)

تعلیمی زاویے از ڈاکٹر محمد ابراہیم خالد اکتوبر 2005ء پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اسلام آباد

تعلیمی نفسیات از عابد حسین چوہدری فرحت منیر حسین ادارہ تعلیم وتحقیق پنجاب یونیورسٹی لاہور

اساس نفسیات از فرزانہ اختر راوی پبلشرز اردو بازار لاہور

اصول نفسیات از ٹی۔ایم یوسف 2004ء الجاز پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور

(بقیہ صفحہ 4)

احمدیوں کو تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے ان بے ہودہ اور لغو رسوم سے بچانے کے لئے اور ہمارے سرمائے اور جائیدادوں کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے ایک نظام مہیا فرما دیا ہے۔اب ہمارا کام ہے کہ ان رسوم کی زنجیروں کی قید سے رہائی حاصل کریں۔ کیونکہ اس معاشرہ کو بدلنے کی بڑی ذمہ داری ہم پر ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔آمین

گھر گھر رابطہ

۞ مکرم شکور احمد صاحب نے جوہر ٹاؤن لاہور میں وقف عارضی کے دن گزارے۔ وہ لکھتے ہیں کہ واقفین نو بچوں کی کلاس لگائی۔ گھر گھر جا کر احباب کو نماز اور تلاوت کی تلقین کی۔

(قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

مرسلہ: محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

نام نہاد دعا گو بزرگوں اور پیروں سے بچیں

ہمارا احمدی معاشرہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو، کوئی ایسا امر نہ ہو جو خدائی احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات، مامور زمانہ اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کے منافی ہو۔ ہمارے مرد اور خواتین کامل طور پر ایسے امور سے اجتناب کرنے والے ہوں جن کی ہمارا دین کسی رنگ میں بھی اجازت نہیں دیتا۔

جن امور سے اجتناب کی ہدایت کی گئی ہے ان میں نام نہاد پیروں اور دعا گو بزرگوں سے دعائیں کرانا، ان سے تعویذ وغیرہ لے کر استعمال میں لانا بھی شامل ہے۔مگر افسوس ہے کہ ہمارے بعض مرد خصوصاً عورتیں اس قسم کے قبیح فعل میں ملوث نظر آتی ہیں۔ جو نہ صرف ان کے ایمان کو سلب کرنے والی بات ہے بلکہ جماعت کے وقار کو ٹھیس پہنچانے والی اور اس کے لئے بدنامی کا باعث بھی بنتی ہے۔ ہمارا تو کامل بھروسہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔اسی کے سامنے ہر مشکل کے وقت جھکنا چاہئے اور اس سے ہی مدد طلب کرنی چاہئے۔ وہی ہم سب کا سہارا ہے وہی سب کا مشکل کشا ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس احباب کی توجہ اور راہنمائی کے لئے پیش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: ''پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں''۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ مَیں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔ نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے۔ اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 30 دسمبر 2004ء)

صابن کی ایجاد

صابن مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ صابن بنانے کی ترکیب رازی نے تفصیل سے لکھی ہے۔ صابن بنانے کا عمل زیتون کے تیل اور الکلی پر مشتمل تھا۔ بعض دفعہ اس میں نیترون بھی شامل کیا جاتا تھا۔ شام صابن سازی کا مرکز تھا۔ جہاں رنگین، خوشبودار اعلیٰ قسم کا صابن بنایا جاتا تھا۔ شام کے شہروں نابلس، دمشق، حلب اور سامرا سے صابن غیر ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔

مسلمان صفائی کو ایمان کا نصف حصہ جانتے ہیں اس لیے صابن کا استعمال اسلامی ممالک میں ایک ہزار سال قبل ہو گیا تھا جبکہ اس وقت یورپ میں نہانا معیوب فعل سمجھا جاتا تھا۔ انیسویں صدی میں ملکہ برطانیہ وکٹوریہ غسل لینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی تھیں اس لیے وہ خوشبو کا بہت استعمال کرتی تھیں۔ اسلامی اسپین میں کپڑا بھی نہایت عمدہ بنایا جاتا تھا۔ یہاں کے کپڑے کی مانگ پوری دنیا میں تھی۔

شیخ لطیف احمد صاحب

میری اہلیہ مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ

میری اہلیہ مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ مختصر علالت کے باعث 61 سال کی عمر میں مورخہ 20 جون 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ حد درجہ کی نرم دل، نرم خو اور نہایت ہی وفا شعار بیوی تھیں۔ ہر ایک سے محبت بھرا نیک سلوک روا رکھا اور کبھی بھی کسی اپنے یا غیر سے درشت لہجہ میں بات نہ کی۔ مرحومہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے ایک مثالی بیوی، ماں اور بہو تھیں۔ عرصہ دراز تک اپنے بیمار خسر مکرم شیخ محمد حسن صاحب ڈھینگرہ رفیق حضرت مسیح موعود کی خدمت کی اور انہیں ہر طرح آرام پہنچایا۔ اسی طرح اپنی ساس جو ان کی پھوپھی بھی تھیں کی لمبی بیماری میں خدمت کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا۔ کبھی منہ سے ایسا کلمہ نہ نکالا جس سے کسی کی دل شکنی ہو۔ غریبوں کی ہمدرد اور رشتہ داروں کی ہر ضرورت پورا کرنے کی سعی کی۔ میری زندگی میں میری مختلف بیماریوں میں پورا پورا خیال رکھا اور مجھے کبھی شکایت کا موقع نہ دیا۔ اپنی بچیوں کے لئے ہمیشہ دعا کی کہ وہ مثالی بہویں ثابت ہوں۔ اپنی بہوؤں کے ساتھ دلی محبت اور سگی بچیوں جیسا سلوک روا رکھا اور بدلے میں ان سے کسی خدمت کی توقع نہ کی۔ مرحومہ کی بچپن میں پرورش ان کی نانی مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود کے گھر ہوئی۔ جس کا اثر مرحومہ کے ہر قول اور فعل سے نمایاں تھا۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل مجھے کہتیں کہ ان کی دعا قبول ہوگی اور وہ میری زندگی میں ہی وفات پائیں گی اور یہ کہ جس طرح ان کی نانی محترمہ ان کے نانا کے ہاتھوں سفر آخرت پر روانہ ہوئی تھیں اسی طرح وہ بھی ایسے انجام کی خواہش مند تھیں۔ خاکسار کی انجیو پلاسٹی کے بعد بہت خوش تھیں کہ مولا کریم نے ان کی دعا سن لی ہے اور میں صحیح سلامت گھر لوٹا ہوں۔

مرحومہ کی وفات پر عزیز و اقارب، ہمسائے، رشتہ میں قریبی اور دور کے سب نے ایک ہی رائے دی کہ مرحومہ نہایت اچھی اور نیک دل خاتون تھیں۔ خاکسار کے ساتھ تقریباً تینتالیس سال کا ساتھ رہا اور خاکسار اس بات کا گواہ ہے کہ وہ حد درجہ حیادار اور محبت کرنے والی مثالی خاتون اور وفا شعار بیوی تھیں۔

مرحومہ کی پیدائش 1945ء میں امرتسر میں ہوئی اور ان کا نکاح میرے ساتھ 1962ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوا جو مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔ مرحومہ ہر عزیز اور گھر آنے والے مہمان کے لئے ہمیشہ کشادہ دلی سے خدمت کے لئے کمربستہ رہیں اور ہر ایک کا تاثر یہی رہا کہ وہ اس سے ہی پیار کرتی ہیں۔ مرحومہ کا دل اور سلوک اپنے پرائے کے لئے یکساں نیک تھا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ قربت اور ایثار کا جیتا جاگتا نمونہ رہا۔ مولا کریم انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان کی وفات کے بعد بے حد دلفگار ہے اور ان کی صحبت کا ایک ایک لمحہ اپنے دل کے اندر یوں محسوس کرتا ہے۔ جیسے میرے دل کی دھڑکن ہو۔ مولا کریم محض اپنے فضل سے میرا انجام بخیر کرے اور مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ مرحومہ کی دعا اور خواہش کے مطابق مولا کریم نے انہیں نانی اور نانا کے قریب دفن ہونے کا اعزاز بخشا۔ جب بھی بہشتی مقبرہ کے لئے جاتیں بڑی حسرت سے اپنے بزرگوں کے مزارات پر اپنے سفر آخرت کے بخیریت انجام کے لئے دعا کرتیں۔ مرحومہ کا جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت ہی پُرخلوص تعلق رہا۔ مرحومہ اپنی مختلف بیماریوں کے باوجود اپنی بیٹیوں کو جلسہ سالانہ پر بھیجنا فرض جانتی تھیں تا کہ ان کی تربیت اچھی ہو سکے۔ اپنے بچوں کا خلفاء سلسلہ کے ساتھ احترام بھرا محبت اور ادب والے تعلق کی وجہ سے بہت خوش ہوتیں۔ اپنے نواسے نواسیوں کو واقفین نو کی کلاسوں میں دیکھ کر کھل اٹھتیں اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتیں۔

مرحومہ بڑی سخی دل تھیں اور غریب محتاج کی مدد کرتیں۔ جماعتی مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتیں۔ بڑی حوصلہ مند اور دلیر خاتون تھیں۔ کبھی مایوس نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پختہ یقین تھا۔ بہت دعا گو تھیں۔ ہر عزیز اور رشتہ دار کے ساتھ ادب والا تعلق رکھا۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹیاں اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ سوائے سب سے چھوٹے بیٹے بلال احمد کے چاروں بچے شادی شدہ ہیں اور ماشاء اللہ صاحب اولاد بھی۔

مولا کریم مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اپنی اولاد کے لئے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد ادریس صاحب دارالبرکات ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ وسیمہ طاہرہ صاحب زوجہ ٹھیکیدار مبارک احمد صاحب گجرات شہر بعمر 48 سال بعارضہ ہیپاٹائٹس مورخہ 31/اگست 2006ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ملنسار مہمان نواز اور سعید فطرت خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(بقیہ صفحہ 1)

اسی خدمت پر 1971ء تک کام کرتے رہے اور یکم جولائی 1971ء کو ریٹائر ہو گئے۔

آپ علمی شخصیت کے مالک خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے قرآن کریم کے معارف اور خزائن کے بارے میں تحقیقی اور علمی کام کیا اور کتب تحریر کیں۔

آپ ایک خوش اخلاق، ملنسار اور غریبوں کے غمخوار انسان تھے۔ ہمیشہ پنجوقتہ نماز اور تہجد کا التزام کیا۔ آپ نے قرآن کریم کا وسیع مطالعہ کیا اور اس روحانی سمندر سے قیمتی موتی نکال کر دوسروں تک پہنچائے۔

آپ نے اہلیہ مکرمہ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کے علاوہ ایک بیٹا مکرم پیر محی الدین طاہر صاحب لاہور اور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ اہلیہ مکرم پیر وحید احمد صاحب کینیڈا، مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا امجد اجمل بیگ صاحب لاہور، مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وزراعت، مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا طیب احمد صاحب کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆.☆.☆.☆

شام کے اوقات میں پرائیویٹ پریکٹس

۞ مریضوں کی سہولت کے لئے فضل عمر ہسپتال کے اوقات میں نماز عصر تا نماز مغرب پرائیویٹ پریکٹس کے طور پر کھلا رہتا ہے اور درج ذیل ڈاکٹرز صاحبان خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (گائناکالوجسٹ)
مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب (چائلڈ سپیشلسٹ)
مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب (سرجیکل سپیشلسٹ)
مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب (ڈینٹل سرجن)
مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب (میڈیکل آفیسر)
مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب (میڈیکل آفیسر)

دوران رمضان المبارک پرائیویٹ پریکٹس کے اوقات کار 3:30 بجے شام تا 5:00 بجے شام ہوں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ تمام خریداران الفضل اپنے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع دفتر الفضل کو بروقت دیا کریں تا کہ اخبار ضائع نہ ہو اور جن خریداران کو اخبار الفضل باقاعدگی کے ساتھ موصول نہیں ہو رہا وہ بھی تحریری طور پر دفتر ہذا کو آگاہ کریں تا کہ اخبار کی ترسیل کو یقینی بنایا جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

اگاتھا کرسٹی

اگاتھا کرسٹی، انگریزی کی مشہور ادیبہ تھیں جو سراغ رسانی کی کہانیاں لکھنے کی وجہ سے معروف ہیں۔

اگاتھا کرسٹی کا پورا نام Agatha Mary Clarissa Christie تھا۔ وہ انگلستان میں Torquay کے مقام پر 15 ستمبر 1890ء کو پیدا ہوئیں۔

1914ء میں ان کی شادی آرچی بالڈ کرسٹی Archibald Christie سے ہوئی۔ 1920ء میں ان کا پہلا ناول شائع ہوا۔ جس کا نام The mysterious affairs at style تھا۔ اس ناول کے ذریعے انہوں نے ایک سرغراساں کردار سے متعارف کروایا۔ جس کا نام Hercule Poirot تھا۔

اس ناول کے چھپتے ہی اگاتھا کرسٹی کی دھوم مچ گئی اور ان کے یکے بعد دیگرے کئی ناول منظر عام پر آئے۔ جن میں The secret poirot The murder in the lines adversary The man in The brown suit investigates اور The secret of chimneys شامل تھے۔

تاہم ان کا ناول Murder of roger ackroyd جو 1926ء میں شائع ہوا۔ ان کی زندگی کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا۔

یہ ناول نہ صرف اگاتھا کرسٹی کا بلکہ بیسویں صدی کے چند بہترین جاسوسی ناولوں میں شمار ہوتا ہے۔

اس ناول کی اشاعت کے بعد اگاتھا کرسٹی کی زندگی کا ایک بڑا واقعہ یہ پیش آیا کہ وہ اپنے گھر سے غائب ہو گئیں۔ کچھ عرصے بعد وہ یارک شائر کے ایک صحت افزاء مقام پر پائی گئیں وہاں وہ اپنے مرض Amnesia کی وجہ سے مقیم تھیں۔

1928ء میں انہوں نے اپنے پہلے شوہر سے طلاق حاصل کی اور اپنی بیٹی کے ساتھ خاصا عرصہ سیر و سیاحت میں بسر کیا۔

1930ء میں انہوں نے ایک ماہر آثار قدیمہ Max Edgar Lucien Mallowan سے شادی کی۔ ان کی یہ رفاقت تاعمر قائم رہی۔

اگاتھا کرسٹی نے 12 جنوری 1976ء کو وفات پائی۔ اگاتھا کرسٹی ایک کثیر التصانیف ادیبہ تھیں۔

انہوں نے 85 سال عمر پائی اور 87 ناول تحریر کئے۔

جن کا ترجمہ دنیا کی 103 زبانوں میں ہوا اور جن کی 30 کروڑ کاپیاں فروخت ہوئیں۔

اگاتھا کرسٹی کا آخری ناول Sleeping Murder تھا جو ان کی وفات کے بعد 1977ء میں شائع ہوا۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

طالبان کا نظریہ ہمارا قومی مزاج نہیں صدر

جنرل پرویز مشرف نے یورپی پارلیمنٹ کی خارجہ امور کمیٹی کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ طالبان کا نظریہ ہمارا قومی مزاج نہیں۔ چندلوگوں کی سپورٹ کی وجہ سے طالبان سرحد پار سے گھس آتے ہیں۔ پاکستان امن پسند ملک ہے۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کو ہم پر تھوپا گیا۔ ڈاکٹر قدیر نے پاکستان کو بھارت کے مقابلے میں لاکھڑا کیا وہ ہمارے قومی ہیرو ہیں۔ پاکستان کو یورپی مارکیٹ تک رسائی کا موقع دیا جائے۔ یورپی مارکیٹ میں پاکستان کی رسائی سے غربت اور دہشت گردی کے خاتمہ میں مدد ملے گی۔ پاکستان سرمایہ کاری کیلئے مکمل طور پر محفوظ ہے۔ ڈیری پراڈکٹس میں ہم دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہیں۔

تحفظ نسواں بل پر اختلافات

تحفظ نسواں بل کے نئے مسودے پر بھی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ ترمیم شدہ بل قرآن وسنت کے منافی ہے۔ مجلس عمل نے نئے مسودہ کی چارنئی شقیں مسترد کردی ہیں۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ جب تک اتفاق رائے نہیں ہو جاتا بل ایوان میں نہیں لائیں گے۔ پاکستان مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس وزیراعظم شوکت عزیز کی صدارت میں ہوا۔ ایم کیو ایم کی طرف سے اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا گیا۔

عراق میں 38 ہلاک

بغداد میں دو کار بم دھماکوں میں 38۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ مختلف علاقوں سے 65 مسخ شدہ لاشیں ملی ہیں۔

شوکت عزیز اور کرزئی ملاقات

وزیراعظم شوکت عزیز نے افغانستان کے صدر حامد کرزئی سے جلال آباد میں ملاقات کی اور کہا کہ پاکستان اور افغانستان غلط فہمیاں پیدا کرنے والے عناصر کو ناکام بنادیں۔ دونوں ملکوں کا مستقبل ایک ہے افغان صدر نے کہا کہ دونوں ملک مل کر دہشت گردی کے خطرات دور کریں۔ وزیراعظم شوکت عزیز کے دورہ جلال آباد سے چند گھنٹے قبل ایئر پورٹ پر نامعلوم افراد نے راکٹ فائر کئے۔ کسی جانی ومالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ جلال آباد میں طورخم سڑک کے افتتاح کے بعد وزیراعظم مختصر دورۂ افغانستان کے بعد وطن واپس پہنچ گئے۔

کوئٹہ میں 14 طالبان گرفتار

کوئٹہ کے ایک نجی ہسپتال میں 14 طالبان علاج کی غرض سے آئے تھے کہ سیکیورٹی فورسز نے چھاپہ مار کر گرفتار کرلیا۔

32 لاکھ سے زائد افراد بیروزگار ہیں

سینٹ میں وقفہ سوالات میں بتایا گیا کہ ملک میں بے روزگار افراد کی تعداد 32 لاکھ سے زائد ہے۔ بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو حکومت قرضے دے گی۔ اپوزیشن نے حکومتی اعداد وشمار کو چیلنج کر دیا۔ ایوان کو بتایا گیا کہ گوادر بندرگاہ 30 دسمبر 2006ء تک آپریشنل کر دی جائے گی۔ تاہم سڑکوں کا نیٹ ورک ابھی مکمل نہیں ہوا۔ وزیر مملکت پارلیمانی امور کامل علی آغاز نے بتایا کہ گوادر بندرگاہ کا پیسہ کراچی ائیر پورٹ پر نہیں لگا رہے۔

دنیا میں کینسر سے اموات

(نیٹ نیوز) برطانیہ سے شائع ہونے والے ایک سائنسی جریدے کی حالیہ اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ سال 2005ء میں دنیا بھر میں 3 1 فیصد اموات کینسر کے باعث ہوئیں۔ 5 کروڑ 80 لاکھ اموات میں سے 72 لاکھ اموات کینسر کی مختلف اقسام کے باعث واقع ہوئیں۔ پھیپھڑوں کے سرطان سے ہونے والی اموات کی تعداد 13 لاکھ تھی۔ معدے کے کینسر سے دس لاکھ موت کا شکار ہوئے جبکہ جگر کے کینسر سے چھ لاکھ اموات ہوئیں۔ دنیا میں تمباکو نوشی کینسر کا سب سے بڑا سبب ہے۔ سگریٹ سے پھیپھڑے گلے، منہ، جگر اور معدے کا کینسر ہو سکتا ہے۔

سیب کی افادیت

حالیہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اگر تین سیب روزانہ کھائے جائیں تو دل کی بیماری کا خدشہ کم ہو جاتا ہے سیب میں ایسے ریشے پائے جاتے ہیں جو کولیسٹرول پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

امریکہ میں پاکستانی کمیونٹی کے گھروں پر چھاپے

امریکہ میں پاکستانی کمیونٹی کے گھروں پر چھاپے اور کاروباری اداروں کی نگرانی شروع کر دی گئی ہے ایف بی آئی اہلکار بینک کے ذریعے رقوم پاکستان بھجوانے والوں کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ مسلمان گاہکوں کو روک کر شناختی دستاویزات طلب کی جاتی ہیں۔

سندھ میں پیٹ کی امراض

سندھ میں بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں ملیریا اور پیٹ کے امراض پھیل رہے ہیں مزید 100 مریض ہسپتالوں میں داخل کر لئے گئے ہیں۔ حیدر آباد کے علاقہ قاسم آباد اور لطیف آباد میں کئی کئی فٹ پانی جمع ہے۔ کھانے پینے کا سامان اور بچوں کیلئے دودھ کی قلت پر شہریوں نے شدید احتجاج کیا۔ مشتعل لوگوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:17

سڑک پر بائیں طرف اور فاصلہ رکھ کر چلیں

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
رجسٹرڈ گولبازار
ناصر دواخانہ ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ فون:047-6212310

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 047-6214220
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر موبائل: 0300-7704214

نسیم جیولرز
NJ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

C.P.L 29-FD

وہ قیمت جو آپ چاہتے ہیں۔ بہترین فینسی ورائٹی
عید تک خصوصی رعایت
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-6550796

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود
ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

Seminar on Study in Ireland

Griffith College Dublin
Meet Mr. James Link (International Officer)
During the seminar
&
Get Admission at the Spot in
Programs offered by the College:-

- Graduate Business School
- Business & Management.
- Accountancy & Finance.
- Design.
- Computing Science & I T
- Hospitality Management.
- Journalism & Media
- ACCA. ACA, Law.

Venue & Date

Lahore	Pearl Continental Hotel(Board Room "E"	Wed 13th Sep 2006	11:00am- 6:00 pm
Sialkot	Hotel Taj Palace	Thu 14th Sep 2006	12:00 am-6:00pm
Multan	Holiday Inn (Rukn-e-AlamHall)	Sat 16th Sep 2006	11am- 6:00pm
Rabwah	Gondal Banquet Hall	Sun 17th Sep 2006	4:00pm-8:00pm
Faisalabad	Serena Hotel (Chiniot Meeting Room)	Mon18th Sep2006	12:00an -6:00pm

Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Office:+92-42-5177124/5162310
Email:edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk
College Website www.ged.ie